118175 - بیوہ اور طلاق کی عدت اور کفارہ کے روزوں میں مہینوں کے حساب کی کیفیت

سوال

میری والدہ بیوہ کی عدت گزار رہی ہیں، والد صاحب کے فوت ہونے کے بعد تین ماہ مسلسل انتیس یوم کے آئے، اور چوتھا مہینہ تیس یوم کا تھا.. کیا اب دس یوم اور زیادہ کرے یا کہ چار ماہ دس دن مکمل کرنے کے لیے تیرہ یوم کا اضافہ کرنا ہوگا تا کہ انتیس یوم کے تین ماہ کی بھی تکمیل ہو سکے ؟

پسندیدہ جواب

بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن رات ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جاتے ہیں وہ بیویاں چار ماہ دس دن عدت گزاریں }.البقرۃ (234).

عدت کا یہ عرصہ خاوند کے فوت ہونے سے شروع ہوگا اور عدت کے ایام ختم ہونے پر عدت ختم ہو جائیگی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اہل علم کا اجماع ہے کہ جس آزاد عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت خاوند کی وفات سے چار ماہ دس دن ہوگی، چاہے عورت مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ ہو، اور چاہے بڑی عمر کی بالغ ہو یا چھوٹی عمر کی ابھی بالغ بھی نہ ہوئی ہو؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار ماہ دس دن عدت گزاریں }.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو عورت بھی اللہ تعالی اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں کر سکتی، مگر خاوند پر چار ماہ دس یوم" متفق علیہ" انتہی

جمہور فقہاء کے قول کے مطابق عدت کے ایام میں قمری یعنی چاند کے اسلامی مہینوں کا حساب ہوگا، چاہے مہینہ انتیس یوم کا آئے یا تیس یوم کا، جب چار ماہ مکمل ہو جائیں تو ان پر دس یوم کا اضافہ کر کے عدت مکمل کر لی جائیگی تو اس طرح بیوہ کی عدت پوری ہوگی.

یہ اس صورت میں ہے جب خاوند کی وفات مہینہ کے شروع میں ہوئی ہو، لیکن اگر وفات مہینہ کے دوران ہوئی ہو تو پھر باقی ماندہ مہینہ گزار کر باقی تین ماہ قمری چاہے انتیس کے ہوں یا تیس کے اور باقی ماندہ مہینہ کے ایام مکمل کرنے میں اہل علم کے دو طریقے ہیں :

پہلا طریقہ :

اس مہینہ کے تیس یوم شمار کیے جائیں؛ چاہے مہینہ کے ایام انتیس ہوں یا تیس اسے مکمل تیس شمار کیا جائیگا.

دوسرا طریقہ :

جس ماہ میں خاوند فوت ہوا اس کے باقی ماندہ ایام پانچویں مہینہ سے پورے کیے جائیں، اگر وہ مہینہ تیس یوم کا تھا تو تیس پورے کیے جائیں، اور اگر انتیس کا ہوا تو انتیس مکمل کیے جائیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ المغنی (85/8) اور کشاف القناع (418/5) اور الموسوعۃ الفقھیۃ (315/29) کا مطالعہ کریں.

یہ دوسرا قول شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے، اور معاصرین میں سے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اسے ہی راجح قرار دیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ :

"اگر کسی شخص نے پندرہ جمادی الاولی کو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا شروع کیے اور جمادی الاولی اور جمادی الثانی دونوں ماہ انتیس یوم کے ہوے تو پہلے مہینہ کے تیس یوم پورے کرنے کے قول کے مطابق اس کے روزے پندرہ رجب کا روزے رکھنے پر ختم ہوجائیں گے.

اور راجح قول کے مطابق دونوں مہینے چاند کے مطابق شمار ہونگے، اس طرح اس کے روزے چودہ رجب کا روزہ رکھنے سے پورے ہوجائیں گے.

دیکھیں : الشرح الممتع (414413/6).

اسی طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ :

"ہم تعداد کے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں؛ بلکہ ہم مہینہ کے ابتداء کے دن کو دیکھیں گے تو دوسرے مہینہ میں اسی دن ختم ہوگا" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (144/25).

بیوہ کی عدت میں اس کی مثال اس طرح ہوگی کہ : اگر کوئی شخص بارہ محرم کو فوت ہوا تو اس کی بیوی عدت اس طرح گزاری گی، بارہ جمادی الاولی تک چار ماہ ہونگے چاہے وہ انتیس کے ہوں یا تیس کے، اور اس کے بعد دس دن اور زیادہ کر کے عدت ختم کرلے گی، لھذا اس کی عدت بائیس جمادی الاولی اس وقت ختم ہوگی جس وقت اس کا خاوند فوت ہوا تھا.

اس بنا پر آپ کی والدہ صرف دس دن اور زیادہ کریگی اور اسے جو مہینہ انتیس کا تھا اسے تیس یوم کا پورا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں.

بیوہ کی عدت کے بارہ میں ہم نے جو تفصیل بیان کی ہے دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے میں بھی اسی طرح حساب کیا جائیگا، اور طلاق کی عدت میں بھی مہینوں کا حساب اسی طرح کیا جائیگا، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر طلاق یافتہ لڑکی ابھی حیض کی عمر کو نہ پہنچی ہو، یا پھر جو عورت حیض سے ناامید ہوچکی ہو اس کی عدت کا مہینوں کے مطابق حساب کیا جائیگا.

واللہ اعلم.